سوال

(357) مؤذن کوسننے والا کیا کہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا اذان کے بعد کی دعا میں «انک لا تخلف المیعاد» کے الفاظ بھی ہیں۔ یا «وابعثه مقاما محمودا» کے الفاظ پر اکتفاء کرنا چاہیے؟ اسی طرح اقامت سے متعلق یہ سوال ہے کہ «قد قامت الصلاة» کے جواب میں کیا کہا جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسلمان کے لئے مستحب یہ ہے کہ جب مؤذن کو سنے تو اسی طرح کہے جس طرح مؤذن کہتا ہے لیکن حیعلتین «حی علی الصلواة» اور «حی علی الفلاح» کے جواب میں اسی طرح نہیں کہنا چاہیے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ:

«اذا سمعتم المؤذن فقولوا مثل مایقول» (صحیح بخاري)

''جب تم مؤذن کو سنو تو اس طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے۔''

اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اذان کو سنا تو اسی طرح کہا جس طرح مؤذن نے کہا تھا اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے «حی علی الصلواة» اور «حی علی الفلاح» کے کلمات سنے تو فرمایا: «لا حول ولا قوة الا باللہ» پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«من قال ذلک من قلبه دخل الجنة» (صحیح مسلم)

''جو شخص دل سے یہ کہے وہ جنت میں داخل ہو جائے گا''

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ:

«إِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللَّهَ لِي الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ فَمَنْ سَأَلَ لِي الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ الشَّفَاعَةُ» ((صحیح مسلم 384/11)

''جب تم مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جس طرح وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود بھیجو' جس نے مجھ پر ایک بار درود بھیجا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرمائے گا۔ پھر میرے لئے اللہ تعالیٰ

سے وسیلے کا سوال کرو۔ وسیلہ جنت میں ایک (ایسا بلند وبالا اور ارفع واعلیٰ) مقام ہے۔ جس پر بندگان الٰہی میں سے صرف ایک انسان ہی فائز ہوگا۔ اور امید ہے کہ یہ شرف مجھے حاصل ہوگا۔ جس شخص نے میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ کی دعاء کی اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوجائے گی۔ ''

اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«من قال حين يسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته، حلت له شفاعتي يوم القيامة"». (صحیح بخاری حدیث نمبر 614)

''جو شخص اذان سن کر یہ کہے «اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمدا الوسيلة والفضيلة وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته، حلت له شفاعتي يوم القيامة» اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ ''

(ترجمہ دعا۔ ''اے اللہ! اس دعوت کامل اور کھڑی ہونے والی نماز کے مالک تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرمادے۔ اور ان کو اس مقام محمود پر پہنچا دے جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے۔ ''

بیہقی میں حضرت جابر کی بسند جید روایت میں «الذی وعدته» کے بعد:

«انک لا تخلف الميعاد» (سنن الكبري البيهقى)

مستحب یہ ہے کہ اقامت کا ابھی اسی طرح جواب دیا جائے جس طرح اذان کا جواب دیا جاتا ہے۔ اور «قد قامت الصلاة» کے جواب میں «قد قامت الصلوٰۃ» ہی کہنا چاہیے جس طرح موذن کے قول «الصلوٰۃ خیر من النوم» کے جواب میں «الصلوٰۃ خیر من النوم» ہی کہنا چاہیے کیونکہ اس سلسلے میں مذکورہ احادیث کے عموم کا یہی تقاضا ہے۔ حدیث میں جو «قد قامت الصلوٰۃ» کے جواب میں

«اقامها الله وادامها» (سنن ابی داؤد)

کہنے کا آیا ہے۔ تو یہ حدیث ضعیف ہے۔ لہذا اس پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا۔ وباللہ التوفیق (شیخ ابن بازؒ)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ: جلد 1

صفحہ نمبر 336

محدث فتویٰ